خطبات

خواج□ شمس الدین عظیمی

Acd 44

Track 1

Time 01:01:54

۱□مرا قب□ کیوں کیا جا ئ□ ؟

تلاوت سور□ الرحمن...

بسم الل□ ...

الحمد الل□ رب العالمین ...

ریکاردنگ خراب ...01:00

ک□ جو بھی بند□ اس دنیا میں پیدا □وا کل نفس ذائقت□ الموت ...و□ اس دنیا س□ چلا جا تا □□ ک□اں چلا جا تا □□ ی□ بھی ایک سوال □□ اب ظا□ر □□ □م قبر میں ڈال کر آجا ت□ □یں لیکن ی□ کو ئی ش□ا دت ن□یں □□ ک□ و□ بند□ ک□اں چلا گیا اس لئ□ ک□ قبر میں جو بند□ لیٹا □وا □□ ی□اں سور□ا □□ کچھ عرص□ ک□ بعد جب □م قبر کھو دت□ □یں تو و□اں اس کا نام و نشان ن□یں □و تا آدمی مرن□ ک□ بعد ک□اں چلا گیا اس کا بھی علم ن□یں □□ پیدا □ون□ س□ پ□ل□ ک□اں □□ اس کا علم ن□یں □□ میں ن□ جوان □ونا □□ یا ن□یں □و نا اس کا علم ن□یں □□ میں ن□ بو ڑھا □و نا یان□یں □و نا اس کاعلم ن□یں □□ مر نا □□ اس کا علم □□ لیکن مر ن□ ک□ بعدک□اں جا نا □□ اس کا علم ن□یں □□□ تو انسانی زندگی غیب ک□ علاو□ کچھ ن□یں □□ انسان کی زندگی جو□□ و□ خوفی□ شعب□ ک□ علاو□ کچھ ن□یں □□ کسی کو کچھ پتا ن□یں اب ی□ بات ب□ت لمبی □و گئی اب را توں کواس کا بھی علم ن□یں □□ اب □م ی□ ن□یں ک□□ سکت□ ک□ لازماً □و اب □م سو ر□□ □یں تو لازماً صبح کو □م ضرور اٹھ جا ئیں گ□ □و سکتا □□ اٹھ جا ئیں □و سکتا □□ اٹھ□ □ی ن□یں □و سکتا بھوک □میںلگتی □□ آج تک گر می □میں لگتی □□ گر می کا احساس □ما ر□ جسم میں □و تا □□ لیکن گر می کیا چیز □□ اب ایک درخت □□ □م ن□ دیکھا تنا □و تا □□ شاخیں □و تی □یں شا خوں میں س□ شاخیں □و تی □یں پت□ □و ت□ □یں پھول □وت□ □یں پھل □و ت□ □یں اس طرح کی کوئی بات□ □م اپن□ تقاضوں میں ن□یں ک□□ سکت□ و□اں□م ایک اندھ□ لوگوں کی طرح □یں لیکن ایک بات □م جا نت□ □یں نا بین□ ش□ جب تک □مار□ جسم میں □□ □م □یں □م حرکت کر ت□ □یں □میں بھوک پیاس کااحساس □و تا □□ گر می سردی کا احساس □و تا □□ ان نا بین□ ش□ جب

ہمارے جسم سے رشتہ توڑ لیتی ہے ہمیں کوئی احساس نہیں ہو تا اب آدمی
مرجا تا ہے آپ اسے جلا دیتے ہیں کبھی چھوٹے ٹکڑے کرکے لیکن جب تک وہ نا بینہ
شے ہمارے اندر ہے تو ہمیں سوئی چبنے کا بھی احساس ہو گا مچھر کے کاٹنے کا
بھی احساس ہو گا گر می سر دی کا بھی احساس ہوگا بھوک پیاس کا جو تقاضہ
ہو تا ہے اور اسلا م میں رسول اللہ ﷺ تمام پیغمبر ان علیہ الصلوٰ ة والسلام نے
اس چھوٹی سی شے کا نام رو ح رکھا ہے اور جب تک جسم میں رو ح ہے رو ح
میں حر کت بھی ہے تصورا ت و خیا لا ت بھی ہیںاور جب رو ح جسم سے نکل جا
تی ہے اب نہ کو ئی تصور ہے نہ کو ئی احساس ہے نہ کو ئی ہے اب اس کو آپ
جسم بھی نہیں کہتے اس کو آپ

Dade body

کہتے ہیں انبیا ء اکرام علیہم الصلوٰ ة والسلام کی تعلیمات کا نچوڑ یہ ہے کہ
زیا ک اور فہم رکھنے والا انسان ہمیشہ اس بات کی تلاش میں رہتا ہے میں اس
دنیا میں اس کے با وجود یہاں سے نہیں جا نا چا ہتا میں کہاں تھا کہاں چلا جا تا
ہوں یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ اس حقیقت سے نو ع انسانی کا کو ئی فر د
کبھی اس لئے انسان کا مطلب ہی یہ ہے کہ وہ کہیں سے آکے اس دنیا میں پیدا
ہو تا ہے اور مر نے کے بعد وہی چلا جا تا ہے جو لوگ صاحب عقل و شعور ہیں
وہ اس بات کو تلاش کرتے ہیں کہ ہم کون ہیں کیا ہیں ؟کہاں سے آئے ہیں؟
کیوں آئے ہیں ؟کہاں ہمیں جا نا ہے ؟اس کا جواب صرف اس حالت میں جب ہم
یہ سوال ڈھونڈ سکتے ہیں اسی بات کو سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ة والسلا م نے
فرمایا ہے کہ جس نے اپنی ذات کو اپنی رو ح اپنے رب کو پہچان لیا اور جس نے
اپنے رب کو پہچان لیا اس نے اپنے خالق کو پہچان لیا جس خالق نے آپ کو تخلیق
کی سلسلہ عالیہ عظیمیہ کا پرو گرام مقصد صرف یہ ہے انسان کو اس سے
اصل سے رو شناس کر دیا گیا ہے اس لئے اصل ہی اس کی عقل ہے اصل ہی
اس کا علم ہے اصل ہی اس کا فہم ہے اور اصل ہی اس کی روح ہے آپ نے
نہیں دیکھا ہو گا اگر کو ئی پیدا ہو نے والابچہ بچپن میں فو ت ہو گیا وہ بڑا
ہوجا ئے آپ نے کہیں بھی نہیں دیکھا ہو گا اگربا رہ سال کا بچہ اس دنیا میںفو
ت ہو گیاتو اس نے کسی اسکول میں جا کر تعلیم حاصل کی ہو کالج میں جا کر
تعلیم حاصل کی ہو انجینئر بنا ہو ڈاکٹر بنا ہو استا د بناہو مستر ی بنا ہو استاد
ہو نا اسٹوڈنٹ ہو گا شاگر د ہو نا اسی وقت ممکن ہے جب آپ کے اندر آپ کی
اصل روح موجود ہے اور جیسے ہی رو ح اس جسم سے رشتہ تو ڑ لیتی ہے
انسان کی ساری صلاحتیں بھی ختم ہو جا تی ہیں سوچنا فکر کرر نا فا صلہ کر
نا توبڑی بات ہے وہ بو ل بھی نہیں سکتا اس میںقوت مدافیت بھی نہیں ہو
سکتی ...لیکن اگر کسی زندہ آدمی کو وہ چیتا پر رکھ دیں گے تووہ اٹھ جا ئے اب
سب مسلمان احترام انسانیت کے ماں نے کبھی نہیںکہا کہ بیٹا میں نے تمہینو
مہینے پیٹ میںرکھا سوا دو سال میں نے دو دھ پلا یا بارہ سال تک تیر ی حفا ظت

کی نہلا یا دھو لا یا پاک صاف رکھااب تو انتا ہو گیا مجھے چھوڑ کر جا رہا ہے بند
قبر میں سوچتا بھی نہیں ہے میں تیری ماں ہوں س

اب باپ نے بیٹا ساری زندگی تیرے لئے تجھے پڑھایا لکھا یا تیری شادی کی اپنی
اقبت خراب کی تیرے لئے تجھے اتنا بھی احساس نہیں ہے تو میرے لئے قبر میں
ذرا سا سوراخ ہی کھول کر چلے جا ئے کہ ہواآجا ئے آکسیجن ملے جب ہمارے
ماں باپ نے کو ئی احتجاج نہیں کیا آج ہم ماں باپ ہیں ہماری اولاد بھی ہمیں
دفنا کے آجائیے گی کیوں اس لئے کہ یہ جو فزیکل باڈی ہے یہ جومادی جسم ہے
اس کی بحیثیت سوائے نکل کے کچھ بھی نہیں ہے سوائے فکشن کے سوائے مفہوم
کے کچھ بھی نہیں ہے روح ہے تو جسم کی حیثیت ہے روح اگر نہیں ہے تو جسم
کی حیثیت نہیں ہے آپ غور کرکے بتا ئیں اگر سائنٹس کے اندر رو ح نہ ہو کیا وہ
کوئی چیز ایجاد کر سکتا ہے سائنٹس کوبھی موت آتی ہے وہ بھی مرجا تا ہے
ایک سائنٹس کی اتنی قدو مطلق ہو تی ہے ساری تر قیا ں رکھی رہے جا تی ہیں
کے گو رئمنٹ سائنٹس کو اتنی زیادہ تنخواہ دیتی ہے کہ انسانوں اس کو آسائش
و آرام مہیاکر تے ہیں تا کہ یہ آرام و آسائش میں رہتے ہو ئے پر یشانیوں سے بچ
کر نئی نئی ایجا دات کر تے ہیں نئے نئے علوم پیدا کر تے ہیں لیکن جب یعنی اس
کی اصل تو جتنا بھی آپ غور فر ما ئیں گے ایک ہی جواب آپ کو ملے گا روح کے
تابع ہے روح کے رو ح فزیکل با ڈی کے تا بع نہیں ہے جب روح فزیکل با ڈی کے تا
بع نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے ہماری اصل جو ہے وہ رو ح ہے اس بات کو
سمجھنے کے لئے اس بات کو دیکھنے کے لئے مشاہدے کر نے کے لئے اللہ تعالیٰ نے
ایک لاکھ چو بیس ہزار پیغمبر بھیجے ان پیغمبر وں نے کچھ بیان بیان کر کے مرا
قبہ کر کے اپنی امت کو بتا یا سب انسان اپنی اصل میں جھانکنے کی کو شش کر
ے اپنی اصل کودھونڈنے کے لئے جدو جہد کر ے فزیکل با ڈی سے عارضی طو ر پر
حواس منقطع کر کے اصل میں اپنے اصل حواس کوشا مل کرکے اوراصل کا مطا
لعہ کریں اب جب ہم روح کو دیکھتے ہیں وہ روح جو غیب میں ہے اس کو ماضی
کا انشہار ہو تا ہے مستقبل کا وہ یہ بات بھی جان لیتا ہے میں پیدا ہو نے سے
پہلے کہاں تھا اور اسے اس بات کا بھی علم ہو جا تا ہے آپ حضرات سوال کر
سکتے ہیں کہ اس کا فا ئدہ کیا ہے پہلی بات تو یہ ہے بات فا ئدہ نقصان کی
نہیں ہے بات یہ ہے کہ زمین کے اوپر جو مخلوقات آباد ہیں ان مخلوقات میں
انسان حیوانات جمادات نبا تا ت ہیں یہ الگ بات ہے کہ انسان بھی خوش ہو تا
ہے حیوانات بھی خوش ہو تے ہیں انسان اور حیوانات کے درمیان اگر کو ئی چیز
ہے تو وہ یہ ہے کہ انسان اپنی اصل کے علم سے واقف ہو تا ہے حیوانات اپنی
اصل کے علم سے واقف نہیں ہو تے ہ

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 44

Track 2

Time 14:41

خصوصی علم کا حصول ضروری ہے ۔

... اعوذباللہ

... بسم اللہ

خواتین وحضرات آپ سب لوگ اللہ کے لئے اور اللہ کے رسول اللہﷺ کے لئے اللہ کے محبوب بندے حضور قلندر بابااولیا ء کے لئے یہا ں جمع ہو ئے ہیں یہ منتظرین حامد صاحب کی جو انچارج ہیں ان صاحب کی اور ہم پر بڑی سعادت کہ کہ اللہ نے ہمیں ایک پلیٹ فا رم پرجمع ہو نے کی تو فیق عطا فرمائی میرے دو ستویہ دنیا ہے اس دنیا میں آدمی پیدا ہو تا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے مقرر ہو گیا ہے اور اس کے بعد وہاں اس دنیا سے چلا جا تا ہے تو وہ جب اس دنیا سے رخصت ہو تا ہے تب بھی بغیر کپڑوں کے چلا جا تا ہے اگر پیدا ہونے کے بعد رشتے دار والدین بچو ں کوکپڑے نہ پہنا ئے تو اس کے لئے لباس نہیں ہو تا اسی طرح مر نے کے بعداگر عزیز رشتے دار اولاد باپ کویا مانکو کفن نہ ڈالے تب بھی وہ بغیر کپڑوں کے ہی ننگا چلا جا تا ہے تو یہ جو مسافرت ہے وہ ساٹھ سال کی ہو یا ستر سال کی یہ ساٹھ سال اور ستر سال کی مسافرت میں وہ کچھ بھی یہاں جمع کر لے تو اپنے ساتھ کچھ بھی نہیں لیجا تا دیکھئے اللہ تعالیٰ نے ایک نظام بنایا ہے اور اللہ نے اپنے پیغمبر بھیجے ہیں پیغمبر وں کے بعد اولیا ء اللہ کا ایک سلسلہ اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہوا ہے ان سب نے نو ع انسانی کو یہ بتا یا کہ آدمی کپڑے تو بیشک نہیںلیجا تا لیکن اس کے اعمال اس کے ساتھ جا تے ہیں اعمال کی صورت یہ ہے کہ ہر انسان جب پیدا ہو تا ہے پہلے دن کا بچہ تو اللہ تعالیٰ اس کے دو نوں کندوں پر دو ویڈیو کمرے لگا دیتا ہے جس کو کراماًکاتبعین فرشتوں کے نام سے یاد کیا جا تا ہے لیکن موجود ہ سائنسی تر قی کو سامنے رکھتے ہو ئے اگر اس کو ویڈیو کمرے سے مثال دی جا ئے تو ہمیں بڑی آسانی کے ساتھ بات سمجھ میںآجا تی ہے وہ دو کمرے دراصل اچھا ئی اور برا ئی کو ریکا رڈ کر نے کے لئے اللہ تعالیٰ نے لگا ئے ہیں تو ان ویڈیو کمروں کی سیٹنگ اس طرح ہو تی ہے کہ انسان اگر پلک جھپکتا ہے وہ اس کی بھی تصویر بنتی ہے انسان چلتا پھر تا ہے اس کی بھی تصویربنتی ہے انسان نیک اعمال کر تا ہے، خیرات کر تا ہے، سخاوت کر تا ہے لوگوں کی مدد کر تا ہے ،لوگوں کے کام آتا ہے خود بھی اچھا بنتا ہے اور لوگوں کواچھا ئی کا درس دیتا ہے ،اس کی بھی تصویر بنتی ہے لوگوں کی دل عزاری کر تا ہے ،چو ری کر تا ہے یا وہ کام کر تا ہے جو اللہ نے اللہ کے رسول اللہﷺ نے پسند کئے ہیں یا نہ پسند کئے ہیں ہر عمل کی ویڈیو کمرے تصویر کھنچ رہے ہیں اب اس کے ساتھ سا تھ یہ ہے کہ ان تصویروں کے

پیچھے انسان کوئی انسان اس بات سے انکار نہیںکرسکتا کہ جب وہ اچھا کام کر
تا ہے اسے خوشی ہوتی ہے جب وہ برا کام میںمصروف ہو جا تا ہے تو وہ
ناخوش ہو تا ہے یہ خوشی اور نا خوشی کا جو پیمانہ ہے انسان کے اندر ہے اس
کو اللہ تعالیٰ نے ضمیر کہاہے ہر انسان کے اندر ضمیر ہے وہ اچھی بات کا اچھا
اثر قبول کر تا ہے اور آدمی کو خوشی ہو تی ہے اور ہر برے کام کا اثر برا ہو تا
ہے اور ضمیر اس کو ملامت کے طور پر پیش کر تا ہے۔تو اب ہم یہ کہیں گے اگر
ایک آدمی نے کسی کے تھپڑ مارا ہے نفرت کے ساتھ تو جب اس کی فلم بنے گی تو
یہ بنے گی اس کے اندر نفرت کے جذبات ابھرے او ر اس نفرت سے اس نے دو سرے
آدمی کو تھپڑ مار دیا۔ لیکن ساتھ ساتھ اس کا ضمیر اسے ملامت کرے گا یہ تھپڑ
جومارا ہے یہ دل اعزاری ہو ئی ہے یہ کام غلط ہو ا ہے تو اس تھپڑ مارنے کے
ساتھ ساتھ یہ دل اعزاری کا جو تصور ہے اور ضمیر نے جوملا مت کی ہے اس کی
بھی تصویر بن جا ئے گی اور انسان جب مر تا ہے تو مرنے کے بعد یہ دو نوں ویڈیو
کمرے الٹے ہو جا تے ہیں مرنے کے بعد آدمی نے زندگی میں جو بھی کچھ اس نے کیا
ہے اس کی فلم دیکھتا رہتا ہے اگر اس کی فلم اچھی ہے تو وہ مر نے کے بعد کی
زندگی میں خوش رہتا ہے اور اگر اس کی فلم صیحح نہیں ہے پر یشانی ہے اس
فلم میں تو وہ اس فلم کو دیکھ کر پر یشان ہو تا ہے اور رنجیدہ ہو تا رہتا ہے
تو یہ مسافر خانہ جو ہے اس مسافر خانے میں جو مسافرت جو ہے وہ زیر بحث
آتی ہے کہ بس مسافرت سے جو آپ نے کام کئے چا ہے وہ ملامت والے کام تھے
شرمندہ ہو نے والے کام تھے اپنے آپ سے نفرت کر نے والے کام تھے یا ان کاموں
میں اچھا ئی تھی بھلا ئی تھی اللہ اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی کا
اصول تھا یہ بات جو ہے یہ دونوں کمرے ہر وقت آپ کی فلم بنا تے رہتے ہیں
تویہ جو اچھا ئی اور برا ئی کا تصور ہے یہ پیغمبروں سے ہمیںملا ہے کہ اس طرح
کرو گے اچھا ہو گا اور اس طرح کرو گے برا ہو گا تو یہ پیغمبروں نے جو اچھا ئی
اور برا ئی کا تصور دیا ہے اس تصور کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان
کیا ،توریت میں بیان کیا ،انجیل میں بیان کیا اور جتنی آسمانی کتابیں ہیں ان سب
کا تفصیل کے ساتھ پیغمبروں کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تذکرہ فرمایا اس طرح فرما
یا پیغمبروں کے بعد ان کے جوصحا بی تھے فلور تھے انہوں نے پیغمبروں کی باتوں
کو ریکارڈ کیا کتابیں بنی اس کی تشیہات ہو ئی تفصیل بیان ہو ئی اوریہ نوع
انسانی کو انبیاء کا جو پیغام ہے وہ کتابی صورت میںمنتقل ہو تارہا یہی صورت
سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام کی ہے جو ہمارے نبی اور آخری پیغمبر
ہیں۔ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے اچھا ئی اور برا ئی کے تصورات کی دستاویز
کائناتی تسخیری فا رمولوں دستاویز اور زندگی کے ہر شعبے کے متعلق ہدایت پر
مشتعمل کتا ب قرآن اللہ نے نازل فرما ئی ۔اور اس کتاب کی تشریحات اولیا ء
اللہ نے بیان کی ان اولیا ء اللہ نے ایک ولی ابدال ہمارے حضور قلندر بابااولیا ء
ہیں حضور قلندربابا اولیا ء نے قرآن کی تفسیر تشریح اور وضاحت بیان کی ہم
نے ان کے غلاموںنے ان کے پیروکاروںنے اس کو کتا بی شکل میں جمع کیا جو لا

ئبریری میں ہم نے رکھوائی اور لا ئبریری ہم نے اس لئے قائم کی یہ ساری کے
حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کے محبو ب بندے قلندربابااولیا ء کی تعلیمات کا
دستاویزذخیرہ جو کتا بی صورت میں ہم نے جمع کیا ہے اللہ کی دی ہو ئی تو
فیق کے ساتھ وہ لوگوں تک پہنچے لوگ اسے پڑھے اور پڑھنے کے بعد اچھا ئی اور
برا ئی کے تصور سے انہیں آگا ہی حاصل ہو جا ئے اور وہ اس بات کو سمجھ لیں
یہ دنیا ایک مسافر خانہ کے علاوہ کچھ نہیں ہے بادشاہ یہاں آیا وہ بھی بغیر
کپڑوں کے چلا گیا اگر بادشاہ یہاں پیدا ہواوہ بھی بغیر کپڑوں کے پیدا ہو اکو ئی
غریب آدمی پیدا ہو ا اور با دشاہ پیدا ہوا ہر دن ایک ہے دن کا مقصد یہ ہے کے
لوگوں کو ایسی جگہ فراہم کر دی جا ئے جہاں لوگ اپنی فرصت کے اوقات
میںجمع ہو کر اچھا ئی اور برا ئی کے تصور سے آگا ہی حاصل کر نے کے لئے کتا
بیں پڑھے اور مطا لعہ کر ے آپ کے شہر میں بھی الحمد اللہ طا ہر رشید اور ان
کے تمام دوستوں کے طاعون سے لا ئبریری کا قیام عمل میں آیا ہے اور یہ جو آج
کا جو اجلا س ہے یہ بھی اسی سلسلہ میں منقیدکیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو علم
کے حصول کی طرف متوجہ کیا جا ئے ہمیرے دو ستوں اور میرے عزیزوں یہ بات یا
د رکھو جن قوموں میں علم نہیں ہے وہ قومیں ذلیل اور ہو تی ہیں جن قوموں
میں علم ہو تا ہے وہ قومیں ہمیشہ عروج حاصل کر تی ہیں آج کے دو ر میں
امریکہ کی مثال آپ کے سامنے ہے امریکہ کا عروج اس لئے ہے وہاں علوم کا
ذخیرہ ہے اور انہوں نے علم کو اپنی بنیا د بنایا ہے ہیہ چو دہ سو سال پہلے یا با
رہ سو سال پہلے یہی صورت حال مسلمانوں کی تھی مسلمانوں میں علوم تھے
غورو فکر تھا ریسرج تھی تفکر تھا سائنسی ایجا دا ت تھیں جب مسلمانوں کے
پاس علم تھے اس وقت مسلمان ساری دنیا میں حکمرا ں تھے آج مسلمان کے
پاس علم نہیں رہے مسلمانوں کے اندر سے تفکر نکل گیا اور تفکر نہ ہو نے کی
وجہ سے ان کے اندر استقاء استحاق اور انتشار پیدا ہو ا گیا تو مسلمان ذلیل و
خوار قوم بن گئی اگر ہمیں عروج حاصل کرنا ہے تو اس کی واحد صورت یہ ہے
کہ جس قدر ہمارے بزرگوں نیہماارے اسلاف نے علوم سیکھے تھے علوم پھیلا ئے
تھے فلسفی ایجاد کئے تھے ہم بھی اللہ اور اللہ کے رسول اللہہکی ہدایت کے
مطا بق علوم حاصل کر یں تو انشا اللہ ہمیں بھی عروج حاصل ہو گا اوراگر ہم
نے علوم حاصل نہیں کئے تو ہم جتنے آج ذلت ہے اور زیادہ ذلت و خواری کے خوار
میں مل کر دفن ہو جا ئیں گے اور ہمارا کو ئی نام ونشا ن نہیں رہے گا ہاس
سلسلہ میں عظیمیہ سلسلہ میں جہاں اوربہت ساری کوشیشیں کیں ہیں یہ
بھی کو شش کی ہے کے شہر شہر لائبریوں کا قیام عمل میں آئے عظیمیہ رو
حانی لا ئبریری کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ مسلمان اپنے اسلاف کے ورثہ کو
یعنی اپنے اسلاف کے علوم کو سیکھے سمجھے تفکر کر ے اور اپنی قوم کے اندر سے
جو ذلت اور خواری کاجو لیبل لگ گیا ہے داغ لگ گیا ہے اس دا غ کو مٹادے ہآپ
سب حضرات تشریف لا ئے آپ سب حضرات کا بہت بہت شکر یہ میں آپ کے لئے
دعا کر تا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو رسو ل اللہ ے کے پلیٹ فا رم پر جمع ہو نے

کی تو فیق عطا فرما ئے آپس میں تفرکوں سے نجات دے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے
کہ(اللہ کی رسی کو متحد ہو کر مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو اور آپس میں تفرکے
نہ ڈالو)یہ تفرکے بازیاں دیوبندی ،بریلوی ،شیاں، سنی نہ معلوم کیا کیا چیزیں
ہیں یہ اصل میں غیر مسلم لوگوں کی سازیشیں ہیں جنہوں نے ہمارے اندر
گھس کر اللہ کے خلا ف ایک بغاوت کا عالم بند کر دیا ہے بلند کر دیا ہے یہی جب
اللہ تعالیٰ کہتا ہے جب آپس میں تفر کے نہ ڈالو اور مسلمان آپس میں تفر کے
ڈالتے ہیں تو یہ سب ہی اللہ تعالیٰ کے خلاف بغاوت ہے اور بغاوت کی سزا سب
کو پتا ہے اس کے لئے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے ۔پہلی بات تو یہ ہے کہ
مسلمانوں کو تفرکوں سے نجات حاصل کر نی چا ہئے ۔تو حید کے پلیٹ فا رم پر
جمع ہو جا نا چا ہئے اور تو حید کے پلیٹ فا رم پر جمع کی دعوت دینے والوں میں
بہت سارے لوگ ہیں تو اس میں ایک سلسلہ عالیہ عظیمیہ بھی ہے اللہ تعالیٰ
ہمیں اور آپ کو تو فیق دے کہ ہم تفر کوں با زوں سے نجا ت حاصل کر کے توحید
کے پلٹ فا رم پر جمع ہو جا ئیں اوار رسول اللہ ﷺ کا ذریعہ بنے آمین یا رب
العالمین ۔آپ سب حضرات کا بہت بہت شکر یہ ۔خدا حافظ

۔